

# دُعایہ ابن مالک رضی اللہ عنہ

شمن کشر سے بچنے کیلئے

حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق کھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلامیہ کراچی



# دُعَا اِسْمٰئِيْلَ بْنِ مَالِكٍ

مُشْمَلُّنَ كَثْرَتِ بَعْضِ كَيْلِ

عطافرموده

مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق کھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلامیہ کراچی

## حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہ محمود

مطبع : القادری پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر : مکتبۃ السنابل کراچی

کورنگی اینڈ سنٹرل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65

موبائل : 0300-8245793

## ملنے کے پتے

••••• إدانة المعارف، دارالعلوم کراچی

••••• دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

••••• ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی

••••• مکتبہ زکریا، ہنوری ٹاؤن، کراچی

## پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد!

بندہ ایک دن سیدی و استاذی مفتی اعظم پاکستان  
حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم کی  
خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: ”دعاء انسؓ  
تمہارے علم میں ہے؟“ بندہ نے عرض کیا: ”نہیں“، آپ  
نے مجھے چھپی ہوئی دعاءِ انسؓ عنایت فرمائی اور فرمایا:

”جس حدیث میں یہ دعا ہے میں نے آسانی کے لئے اس کا اردو میں ترجمہ کروادیا ہے، تاکہ اس کی اہمیت معلوم ہو، احقر نے شکریہ اور قدردانی کے ساتھ اس کو لیا، جو جان کی حفاظت کے لئے بہت مفید ہے، اس زمانہ میں پاکستان بالخصوص کراچی میں قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا، گھر سے نکلتے ہوئے ڈر اور خوف محسوس ہوتا تھا، ایسے حالات میں اس دعا کی بہت قدر ہوئی۔

اس دعا میں بعض الفاظ چھوٹنے کا گمان تھا، چنانچہ مولانا محمد قاسم امیر سلمہ نے اصل ماخذ کی طرف رجوع کر کے جو الفاظ رہ گئے تھے ان کا اضافہ کیا اور عمدہ طریقے سے کمپوز کیا، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا

فرمائیں، یہ دعا ہر مسلمان کے پاس ہونی چاہئے اور روزانہ صبح ایک مرتبہ پڑھ لینی چاہئے تاکہ دشمن سے حفاظت رہے، اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق دیں، آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندہ عبدالرزاق کھروی

۱۳۳۲/۱۱/۱۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا  
جو شخص صبح کے وقت یہ دعا کرے گا اس کو تکلیف  
پہنچانے پر کوئی قادر نہیں ہو سکے گا

### حدیث

عمر بن ابان سے روایت کی گئی ہے، انہوں نے فرمایا کہ  
حجاج نے مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو لانے کے لئے بھیج  
دیا اور میرے ساتھ کچھ گھڑسوار اور کچھ پیادے تھے، چنانچہ  
میں ان کے پاس آیا اور آگے بڑھا تو میں نے دیکھا وہ اپنے  
(گھر کے) دروازے پر پاؤں پھیلا کر بیٹھے ہوئے تھے۔

میں نے ان سے عرض کیا: ”امیر کا حکم مان لیں، امیر نے آپ کو بلایا ہے۔“

فرمایا: ”امیر کون ہے؟“

میں نے عرض کیا: ”حجاج بن یوسف“

فرمایا: ”اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے، تمہارے امیر نے سرکشی، بغاوت اور کتاب و سنت کی مخالفت کی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا۔“

میں نے کہا: ”بات مختصر کیجئے اور امیر کے حکم کا جواب دیجئے“ تو وہ ہمارے ساتھ چلے آئے، جب حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے پوچھا: ”کیا تو انس بن مالک ہے؟“

فرمایا: ”جی ہاں“



حجاج نے کہا: ”کیا تو وہ شخص ہے جو ہمیں برا بھلا کہتا،  
اور بد دعائیں دیتا ہے؟“

فرمایا: ”جی ہاں! یہ تو میرے اور تمام مسلمانوں پر  
واجب ہے، کیونکہ تو اسلام کا دشمن ہے، تو نے اللہ کے دشمنوں  
کی عزت افزائی کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے دوستوں کو ذلیل کیا  
ہے۔“

حجاج نے کہا: ”معلوم ہے میں نے تجھے کس لئے بلایا  
ہے؟“

فرمایا: ”نہیں معلوم“

حجاج نے کہا: ”میں تجھے بری طرح قتل کرنا چاہتا  
ہوں۔“

حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا: ”اگر میں تیری بات کے صحیح ہونے کا یقین رکھتا تو اللہ کو چھوڑ کر تیری عبادت کرتا اور رسول اللہ ﷺ کے فرمان میں شک کرتا کہ انہوں نے مجھے ایک دعا سکھائی تھی اور فرمایا تھا: ”جو بھی صبح کے وقت یہ دعا کرے گا اس کو تکلیف پہنچانے پر کوئی شخص قادر نہیں ہو سکے گا اور نہ کسی کو اس پر قدرت حاصل ہو سکتی ہے اور میں آج صبح یہ دعا کر چکا ہوں۔“

حجاج نے کہا: ”میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ دعا سکھا دیں۔“

فرمایا: ”تو اس کا اہل نہیں۔“

حجاج نے کہا: ”ان کا راستہ چھوڑ دو، یعنی ان کو جانے دو“

جب حضرت انس بن مالکؓ وہاں سے نکلے تو دربان نے حجاج سے کہا: ”اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح کرے، آپ تو کئی دنوں سے ان کی تلاش میں تھے، جب آپ نے ان کو پایا تو ان کو چھوڑ دیا؟“۔

حجاج کہنے لگا: ”اللہ کی قسم میں نے ان کے کندھے پر دو شیر دیکھے، جب بھی میں ان سے گفتگو کرتا تھا وہ میری طرف لپکتے تھے جیسے (میرے اوپر حملہ کرنا چاہتے ہوں) تو اگر میں ان کے ساتھ کچھ کرتا تو میرا کیا حال ہوتا“۔

پھر جب حضرت انس بن مالکؓ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وہ دعا اپنے بیٹے کو سکھائی جو درج ذیل ہے:-

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ-

بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ، بِسْمِ اللَّهِ خَيْرَ الْأَسْمَاءِ، بِسْمِ  
 اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا  
 فِي السَّمَاءِ، بِسْمِ اللَّهِ افْتَتَحْتُ، وَبِاللَّهِ خَتَمْتُ، وَ  
 بِهِ آمَنْتُ، بِسْمِ اللَّهِ أَصْبَحْتُ، وَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ،  
 بِسْمِ اللَّهِ عَلَى قَلْبِي وَنَفْسِي، بِسْمِ اللَّهِ عَلَى عَقْلِي  
 وَذَهْنِي، بِسْمِ اللَّهِ عَلَى أَهْلِي وَمَالِي، بِسْمِ اللَّهِ عَلَى  
 مَا أَعْطَانِي رَبِّي، بِسْمِ اللَّهِ الشَّافِي، بِسْمِ اللَّهِ  
 الْمُعَافِي، بِسْمِ اللَّهِ الْوَافِي، بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ  
 مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ

السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، هُوَ اللَّهُ، اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ  
 شَيْئًا، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَ  
 أَعَزُّ وَ أَجَلُّ مِمَّا أَخَافُ وَأَحْذَرُ. أَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ  
 بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِي لَا يُعْطِيهِ غَيْرُكَ، عَزَّ  
 جَارُكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَ لَا إِلَهَ غَيْرُكَ.  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ  
 سُلْطَانٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ، وَمِنْ شَرِّ  
 كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَمِنْ شَرِّ كُلِّ قَضَاءٍ سُوءٍ، وَمِنْ  
 شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيئِهَا، إِنَّ رَبِّي عَلَى

صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ، وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ  
 إِنَّ وَلِيَّكَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ  
 يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٦﴾

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُ بِكَ، وَ أَسْتَجِيبُ بِكَ مِنْ كُلِّ  
 شَيْءٍ خَلَقْتَهُ، وَ أَسْتَرِسُّ بِكَ مِنْ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَ  
 كُلِّ مَا خَدَرْتُ وَ بَرَأْتُ، وَ أَسْتَرِسُّ بِكَ مِنْهُمْ، وَ  
 أَفِوضُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ أَقْدِمُ بَيْنَ يَدَيَّ فِي يَوْمِي  
 هَذَا وَ لَيْلِي هَذِهِ، وَ سَاعَتِي هَذِهِ، وَ شَهْرِي هَذَا.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَ لَمْ

يُولَدُ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ عَنِ أَمَامِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ

يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ مِنْ خَلْفِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ

يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ عَنْ يَمِينِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ

يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ عَنْ شِمَالِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ

يُولَدُ ۖ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ مِنْ قَوْلِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْهُ وَلَمْ  
يُولَدْ ۖ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝ مِنْ نَحْيِي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ  
وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ مَنْ  
ذَ الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ  
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ  
عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ ۚ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو  
الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

(سات مرتبہ پڑھیں)

وَنَحْنُ عَلَىٰ مَا قَالَ رَبُّنَا مِنَ الشَّاهِدِينَ (فَإِنْ  
تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ  
تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)

(سات مرتبہ پڑھیں)

تَمَّتْ

### حوالہ جات

عمل الیوم والليلة لابن المنی: ج ۲، ص ۱۵۸، کنز العمال: ج ۲، ص: ۲۹۳،

سہل الہدی والرشاد فی سیرة خیر العباد، ج: ۱۰، ص: ۲۲۸،

المستطرف فی کل فن مستطرف، ج: ۱، ص: ۳۸۰)